جہاں پناہ! ظل اللہ....؟

(فرضی امیر المؤمنین کے عاقبت اندیش درباریوں کی عرض داشت)

حضور! آپ کب تک یہ بزم طرب، محفل عیش و عشرت جماتے رہیں گے؟
حضور! آپ کب تک غریبوں کے خوں سے، یہ جشن چراغاں مناتے رہیں گے؟
حضور! آپ کب تک حقائق کو مستور رکھیں گے، انصاف کا خون کر کے
حضور! آپ کب تک تشدد کا احسان فرمائیں گے، عکسِ قانون کر کے
حضور! آپ کب تک یونہی دین مظلوم کو قید رکھیں گے زندانِ شر میں
حضور! آپ کب تک یونہی عدل و تقویٰ کو پامال رکھیں گے اپنے سفر میں
حضور! آپ کیسے امام حرم بن سکیں گے، بتوں کے پرستار بن کر؟
حضور! آپ کیسے وفا دار ملت رہیں گے، شریعت کے غدار بن کر؟
حضور! آپ کیسے خدائی کریں گے، کہ ہیں سب بنی نوع باہم مساوی
حضور! آپ کیسے قیادت چلائیں گے باایں ہمہ کا ذبانہ دعاوی

حضور آپ نشہ میں مخمور ہیں، اور دنیا کہاں سے کہاں جا چکی ہے
حضور! آپ مانیں نہ مانیں مگر، انقلابِ نوی کی گھڑی آ چکی ہے
حضور! اب تو کونوں میں دبکی ہوئی صالحیت بھی، میدان گرما چکی ہے
حضور! اب تو بیباک، اکڑی ہوئی معصیت بھی، ہزیمت کی رہ پا چکی ہے
حضور! آپ نے آدمی کو بھی بیگار لینے کی خاطر تو، انساں نہ سمجھا
حضور! آپ نے تو فقط خود فریبی کے باعث، تغیر کا امکاں نہ سمجھا
حضور! آپ نے دین والوں کو مبغوض جانا تھا، اور دیں کی تذلیل کی تھی
حضور! آپ نے کل محاسن مٹا کر، جہاں بھر کی بدیوں کی تکمیل کی تھی

حضور! آپ نے ملک و ملت کے بے لوث خدام کو عُرفِ غدار بخشا
حضور! آپ نے بس فرنگی کے خود کاشتوں ہی کو ملت کا غم خوار سمجھا
حضور! آپ نے ڈیڑھ سو سال سے دیں پہ جاں دینے والوں کو معتوب رکھا
حضور! آپ نے مستند اور پُشتینی غدار زادوں کو محبوب رکھا
حضور! آپ نے بس عدوِ خدا و نبی کی اطاعت کو مفروض جانا
حضور! آپ کا کارنامہ ہے غیروں پہ مرنا اور اپنوں کو ہر دم مٹانا
حضور! آپ کی تیغ بیداد سے آدمیت اماں چاہتی مر گئی ہے
حضور! آپ کے ظلم پیہم کی ممنون ہو کر، شرافت بھی رخصت ہوئی ہے
حضور! آپ کے تیر تلبیس و تزویر نے بھی امانت دیانت کو چھلنی کیا ہے
حضور! آپ کی پاسبانیٔ عصمت نے شرم و حیاء کو بھی زخمی کیا ہے
حضور! آ آپ کی رسم بندہ نوازی نے رشوت خیانت کو زندہ کیا ہے
حضور! آپ کی شان فیضاں رسانی نے، قحط اور افلاس کو بھی جنا ہے

حضور! آج باغی رعایا نے قصر حکومت پہ یلغار کر دی، سنا ہے
حضور! آپ کی تیرہ بختی نے اب تو اک آتش شرر بار کر دی، سنا ہے
حضور! اب تو روزن سے پردہ اٹھا کر، نتائج کی وحشت کا نظارہ کیجے
عزائم کی شدت، مقاصد کی عظمت، وسائل کی قلت کا اندازہ کیجے
حضور! آپ کا یہ جلالِ حکومت ، یہ سب کروفر، دبدبہ عارضی ہے
حضور! آپ کے سارے اعمال نامی ہیں، انجام بد کی گھڑی آ گئی ہے
حضور! آپ کے اب حواس اڑ چلے کیوں؟ یہ سب آپ ہی کے عمل کا بدل ہے
حضور! آپ چھپ جائیں، لیکن وہ خلعت، وہ کلغی، وہ تاج اور خزانہ کہاں ہے؟
حضور! اب تو جاں بخشی ممکن نہیں ہے وہیں جائیے گا وہ سب کچھ جہاں ہے؟